از عدالتِ عظمیٰ

پدمنی چندر شیکھرن (اب متوفی) بذریعے قانونی نمائندے

بنام

آر راجا گوپال ریڈی (اب متوفی) بذریعے قانونی نمائندے ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 19 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

بے نامی لین دین (ممانعت) ایکٹ، 1988:

دفعہ 4 — ہاؤسنگ سوسائٹی کے ذریعہ فراہم کردہ رہائشی مکان- تقسیم کے وقت یہ جگہ مشترکہ خاندان کی ایک اور فرد کے حصص میں آگئی- اس فرد نے ہاؤسنگ سوسائٹی کو کرایہ کی خریداری کی قسطوں کی ادائیگی کی- تقسیم پر دھوکہ دہی یا غلط بیانی سے بگاڑ کے طور پر سوال نہیں اٹھایا گیا- اس لیے اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا- اپیل کنندہ اور اس کا شوہر اس فرد کا کرایہ ادا کر رہے ہیں اور جائیداد کو اپنے نام منتقل کرنے کی آمادگی مانگ رہے ہیں- لہذا، انہیں مدعا علیہ کے حق سے انکار کرنے سے روک دیا جاتا ہے- لہذا بے دخلی کی ڈگری اپیل گزار کو پابند کرتی ہے - تقسیم کے وقت موصول ہونے والی جائیداد کے جواب دہندگان کو دھوکہ دینے کے لیے اپیل کنندہ اور اصل فراہم شدہ کے درمیان بے نامی گٹھ جوڑ کی عرضی- ایویڈنس ایکٹ- دفعہ 116-

متلیش کماری ودیگر بنام پریم بہاری کھرے، اے آئی آر (1989) ایس سی 1247 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4254، سال 1996۔

O. S. A. نمبر 27، سال 1980 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ 16.8.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے جی سبرامنیم، ایس سیوا سبرامنیم، این جے ورادا چاری، اے رنگانادھن اور اے وی رنگم۔

جواب دہندگان کے لیے وی بالا چندرن کے لیے موہن پرساران۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 16 اگست 1995 کے او ایس اے نمبر 27، سال 1980 میں دیے گئے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ، (متوفی ہونے کے ناطے) جس کی نمائندگی سی ایس 110، سال 1971 میں اس کی وصیت کے تعمیل کنندگان نے کی، اس نے یہ بیان کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ واحد اور خصوصی مالک ہے اور اس کے اپنے حق میں، گھر اور زمین کے مالک کے طور پر جس کا دروازہ نمبر 40، فورتھ مین روڈ، گاندھی نگر، اڈیار، مدراس-20 ہے اور مقدمے میں پہلے مدعا علیہ آر راجگوپالا ریڈی، یا اس کے ایجنٹوں یا نوکروں کو اس کے قبضے اور اسفادہ میں مداخلت کرنے سے حکم امتناعی دوامی کے لیے۔ ابتدائی طور پر، مقدمہ منظور کر لیا گیا تھا لیکن اپیل پر، متھیلیش کماری و دیگر بنام پریم بہاری کھرے، اے آئی آر (1989) ایس سی 1247 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد، جس میں کہا گیا تھا کہ بے نامی لین دین (ممنوعہ) ایکٹ، 1988 کی دفعہ 4 موثر بطور ماضی سمجھا جاتا ہے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ دوسرا مدعا علیہ، وینو گوپال ریڈی ایک بے نامیدار تھا اور مشترکہ خاندان کا جائیداد متدعویہ پر کسی بھی طرح کا حق نہیں تھا۔ پہلے کا تقسیم نامہ درست نہیں تھا۔ اس عدالت میں اپیل پر، متلیش کماری کے معاملے میں لیے گئے نقطہ نظر کو اسی معاملے میں تین ججوں کی بنچ نے خارج کر دیا اور معاملہ نئے سرے سے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا۔ ڈویژن بنچ نے شواہد پر غور کرنے کے بعد کہا کہ وینو گوپال ریڈی کو مدراس کوآپریٹو ہاؤسنگ کنسٹرکشن سوسائٹی (ہاؤسنگ سوسائٹی) نے پلاٹ الاٹ کیا تھا: 1955 میں ایک تقسیم کے وقت، جائیداد متدعویہ راج گوپال ریڈی کے بڑے بھائی سری نواسالو ریڈی کو فراہم کی گئی تھی، جو ایک فرد پیٹا خاندان سے تعلق رکھتے تھے؛ وینو گوپال ریڈی مشترکہ خاندان کے لیے بینامیدار تھے۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دی، ٹرائل جج کی ڈگری کو کالعدم قرار دیا اور مقدمہ خارج کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

جب معاملہ ہمارے سامنے داخلے کے لیے آیا تھا، تو سینئر وکیل، شری کپل سبل کی طرف سے اٹھایا گیا سوال یہ تھا کہ ڈویژن بنچ نے بے نامی لین دین کے اثر کو مناسب تناظر میں نہیں سمجھا تھا اور اس لیے یہ فیصلہ قانون کی سنگین غلطی سے خراب ہوتا ہے۔ اس کے مطابق، جواب دہندگان کی طرف سے نوٹس لیا گیا اور انہوں نے اپنا جوابی مقدمہ دائر کیا ہے اور پورے ثبوت کو ریکارڈ پر رکھا ہے۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا وینو گوپال ریڈی، دوسرا مدعا علیہ جائیداد کا بینامیدار رہے، پہلے مدعا علیہ راج گوپال ریڈی کا ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ وینو گوپال ریڈی کی طرف سے 9 جولائی 1947 کو ہاؤسنگ سوسائٹی کو دی گئی درخواست پر دوسرا مدعا علیہ ہے، یہ جگہ اس کے نام پر فراہم کی گئی تھی۔ تین خاندان مشترکہ ہندو مشترکہ خاندان کے طور پر رہ رہے تھے جو آندھرا پردیش اور مدراس شہر میں تھاڈا، ویناڈو وغیرہ سمیت مختلف مقامات پر واقع وسیع املاک کا کاروبار کرتے تھے۔ تین خاندانوں کو مختصر طور پر پیٹا، وکٹی اور ایسوراو کا خاندانوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ راج گوپال ریڈی نے ہاؤسنگ سوسائٹی کو فراہمی کے لیے یکساں درخواست دی۔ وینو گوپال ریڈی کے پاس جائیداد متدعویہ کی فراہمی تھی۔ تقسیم نامہ کے تحت 29 ستمبر 1955 کو تین خاندانوں کے درمیان ہونے والی تقسیم میں (نمائش ڈی-9)، جائداد متداعیہ سمیت کئی جائیدادیں پیٹا خاندان کے حصے میں گر گئیں جن کی نمائندگی سری نواسالو ریڈی اور پہلے مدعا علیہ راج گوپال ریڈی نے کی۔ تقسیم کے بعد، اپیل کنندہ نے 1956 سے 1957 تک سری نواسالو ریڈی کو کرایہ ادا کیا۔ سری نواسالو ریڈی نے ہاؤسنگ سوسائٹی کو کرایہ کی خریداری کی قسطوں کی ادائیگی بھی کی۔ 7 نومبر 1958 کے خط کے مطابق، وینو گوپال ریڈی نے اپیل کنندہ کو بقایا رقم اور کرایہ بھی سری نواسالو ریڈی کو ادا کرنے کی ہدایت کی اور اسی کے مطابق اس نے وہی ادا کیا۔ 24 فروری 1961 کے خط کے ذریعے، اپیل کنندہ کے شوہر نے سری نواسالو ریڈی سے پوچھا کہ کیا وہ مذکورہ جائیداد کو اپنے نام پر منتقل کرنے کے لیے تیار ہے جس پر سری نواسالو ریڈی نے پر بیع نامہ پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد قانونی چارہ جوئی شروع ہوئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان حقائق سے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا راج گوپال ریڈی وینو گوپال ریڈی کے لیے بے نامیدار ہے اور کیا اپیل کنندہ کے پاس وینو گوپال ریڈی کی جائیداد تھی؟ ڈویژن بنچ نے ایک نتیجہ درج کیا ہے، ہمارے خیال میں، کہ 1955 کی تقسیم (نمائش ڈی-9) سے وینو گوپال ریڈی نے کسی دھوکہ دہی یا غلط بیانی کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی۔ لہذا، یہ اپیل کنندہ کے لیے سوال کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا۔ اس کی درخواست کہ وہ وینو گوپال ریڈی کی جانب سے ہاؤسنگ سوسائٹی کو واجب الادا اور قابل ادائیگی رقم ادا کرتی ہے، اس معاہدے کے مطابق جس میں وینو گوپال ریڈی نے قرارداد کیا تھا اور اس طرح وہ مالک بن گئی تھی، کو بھی ہمارے خیال میں ڈویژن بنچ نے بالکل درست طریقے سے خارج کر دیا ہے۔ اس لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا وینو گوپال ریڈی اصل مالک ہیں اور راج گوپال ریڈی ہاؤسنگ سوسائٹی سے جائیداد خریدنے میں بے نامیدار ہیں؟ ڈویژن بنچ نے ایک حقیقت کے طور پر، بڑے پیمانے پر شواہد کی بنیاد پر نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ "(خاندان کے مختلف افراد کے نام سے خریدی گئی جائیدادوں کی مختلف اشیاء کو مشترکہ ذمرے میں ڈال کر جامع خاندان کے ممبروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ صرف تینوں خاندانوں کو تمام جائیدادوں میں حق، تعلق اور مفاد حاصل تھا۔ انہوں نے مختلف جائیدادوں میں اپنے متعلقہ حصص لے کر دستاویز کے قیود سے اپنے حقوق کو باہمی طور پر ایڈجسٹ کرکے کام کیا ہے۔ ہمارے خیال میں، تقسیم، جس پر فریقین نے عمل کیا تھا، کو پہلے مدعاعلیہ کے علمی وکیل کی اس دلیل پر الگ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ایک جامع خاندان نہیں تھا۔" تقسیم نامہ کوئی جعلی یا برائے نام دستاویز نہیں تھا اور نہ ہی اسے صرف ایک آئٹم کے سلسلے میں دھوکہ دہی یا غلط بیانی سے ذائل کیا گیا تھا۔ 1955 میں فریقین کے لیے اس طرح کی تقسیم میں داخل ہونے کا کوئی مضر مقصد یا غیر معمولی غور نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تقسیم نامہ ایک طویل عرصے تک تقسیم نامے کے فریقین میں سے کسی نے بھی چیلنج نہیں کی، اس لیے کسی تیسرے فریق کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ وہ اس تقسیم نامے میں درج لین دین کی نوعیت پر اعتراض کرے، خاص طور پر جب وینو گوپال ریڈی نے خود تقسیم نامہ (نمائش D-9) کو چیلنج نہیں کیا۔

ان حقائق سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا راج گوپال ریڈی وینو گوپال ریڈی کے لیے صرف ایک بے نامیدار ہیں؟ راج گوپال ریڈی کے بھائی سری نواسالو ریڈی اور اس کے شوہر کو کرایہ ادا کرنے میں اپیل کنندہ اور اس کے شوہر کے طرز عمل کے پیش نظر، جس میں سری نواسالو ریڈی سے جائیداد کو اس کے حق میں منتقل کرنے کی آمادگی کے بارے میں پوچھا گیا تھا؛ کرایہ کی ادائیگی پر، اپیل کنندہ مدعی نے سری نواسالو ریڈی کو تباہ شدہ جائیداد کے مالک کے طور پر تسلیم کیا تھا اور اس لیے،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسے ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 116 کے تحت روک دیا گیا تھا تاکہ پہلے مدعا دار راج گوپال ریڈی کے بھائی سری نواسالو ریڈی کے تعلق سے انکار کیا جا سکے۔ راج گوپال ریڈی کی طرف سے کرایہ کنٹرولر سے بے دخلی کی ڈگری اپیل گزار- مدعی کو پابند کرتی ہے جو حتمی ہو گیا تھا، حالانکہ تعلق کا سوال کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ ان حالات میں، بے نامی کی درخواست صرف اس کے وینو گوپال ریڈی کے درمیان سری نواسالو ریڈی اور راج گوپال ریڈی کو تقسیم میں موجود جائیداد سے دھوکہ دینے کے لیے ایک گٹھ جوڑ ہے۔ اگرچہ عدالت عالیہ نے معاملے کے اس پہلو کو مناسب تناظر میں نہیں نمٹا ہے، لیکن مذکورہ بالا غور سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ڈگری قانون کی کسی غلطی سے ذائل نہیں ہوتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document